

Anjaam Episode 1 Part 1

[کھلتی تھی۔ چند لمحوں تک وہ بستر پر بے حس بیٹھا رہا۔ پھر اس نے جگ سے ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس پھر کر پیا اور جب کچھ اوسان بحال ہوئے تو اس نے اہستہ سے کھڑکی کھول کر دیکھا۔ یہاں سے بوٹل کا عقبی حصہ نظر آتا تھا۔ وہاں دور تک کوئی نہ تھا۔] n' 'رضہ نے احتیاطاً کمرے کے دروازے کو اندر سے بند کیا اور پھر اپنا مختصر سا سامان، اٹیچی کیس میں رکھا۔ خوش قسمتی سے اس کا کمرہ گرائونڈ فلور پر تھا۔ اس لیے کھڑکی سے کود کر وہ بہ آسانی باہر آ گیا۔ جھاڑیوں کی آڑ میں آگے بڑھتا رہا۔ اس نے دانستہ ایک طویل چکر کاٹا اور پھر بوٹل کی ایک سنسان جگہ سے احاطے کی دیوار پھاند گیا۔ چند لمحے رک کر وہ انتظار کرتا رہا اور جب مطمئن ہو گیا کہ کسی نے تعاقب نہیں کیا ہے تو اونچے نیچے نابھوار ٹیلوں اور گھنی جھاڑیوں کے درمیان سے مقررہ جگہ کی سمت بڑھتا رہا۔ n' 'پل کے قریب پہنچ کر وہ درختوں کے درمیان سے نکل کر سڑک پر آ گیا۔ سڑک بالکل سنسان پڑی تھی۔ وہ کچھ دیر وہیں کھڑا ممکنہ ابٹوں کی سن گن لینے کی کوشش کرتا رہا۔ پھر اہستہ اہستہ سڑک کے کنارے آگے بڑھنے لگا۔ تقریباً ایک فرلانگ آگے جانے کے بعد کسی نے اہستہ سے سیٹی بجائی۔ n' 'رضہ چونک پڑا اور رُک کر دیکھنے لگا۔ پل کی سمت سے ایک دراز قد سایہ اسے اپنی سمت بڑھتا نظر آیا۔ اس نے اطمینان کی سانس لی۔ بلاشبہ وہ جمشید تھا اور پھر اس نے پل کے کنارے کھڑی ہوئی سیاہ کار دیکھ لی۔ اسے یہ سوچ کر اطمینان ہو گیا کہ چند لمحوں بعد وہ انسپکٹر اکرام کی پہنچ سے دور محفوظ جگہ پر پہنچ جائے گا۔ n' 'جمی!،، رضہ نے اہستہ سے پکارا۔ بڑھتا ہوا سایہ اچانک رُک گیا اور پھر دوسرے ہی لمحہ ٹارچ کی روشنی رضہ کے چہرے پر پڑی۔ n' 'تم آگئے۔،، جمشید نے ہنس کر کہا۔ n' 'ہاں۔،، اس نے جواب دیا۔ انسپکٹر اکرام میرے کمرے کا دروازہ پیٹ رہا ہوگا۔ n' 'جمشید اس کے بالکل قریب پہنچ چکا تھا۔ n' 'فکر مت کرو، اب کوئی تمہیں تلاش نہ کر سکے گا۔،، جمشید نے کچھ عجیب سے لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی رضہ آگے بڑھا، جمی کا ہاتھ پھرتی کے ساتھ چلا، تیز دھار خنجر رضہ کے دل میں اتر گیا۔ وہ اہستہ سے کراہا اور پھر اس کے بازوؤں میں جھول گیا۔ اس نے خنجر باہر نکالا اور احتیاطاً ایک وار اور کیا۔ اس کے بعد رضہ کی لاش سڑک کے کنارے چھوڑ دی۔ اس کی جیبوں کی تلاشی لی اور اٹیچی کیس اٹھا کر کار کی سمت بڑھ گیا۔ n' 'چند منٹ بعد سیاہ کار وہاں سے روانہ ہو رہی تھی۔ n' '... *... *... *، n' 'کرانم برانچ کے انسپکٹر شکیل کو معلوم تھا کہ راجہ ریاض کیوں اختر کمال کا جانی دشمن بنا ہوا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اختر کے والد کمال عزیز جو شہر کے رئیسوں میں شمار ہوتے تھے، اس دشمنی کا اصل سبب تھے۔ یوں تو ان کا شمار شہر کے ان معزز شہریوں میں ہوتا تھا جن کا ہر حلقے میں بڑا احترام اور اثر و رسوخ تھا، لیکن راجہ ریاض نے ان کی زندگی کا ایسا کوئی اہم راز معلوم کر لیا تھا جو بلیک میلنگ کی بنیاد بن گیا تھا۔ n' 'راجہ ریاض کا نام جرانم کی دنیا میں بڑے خوف کے ساتھ لیا جاتا تھا۔ اس سے بڑے بڑے مجرم تک کانپتے تھے۔ شہر کے تمام خطرناک جرانم پیشہ راجہ ریاض کے اشاروں پر ناچتے تھے کیونکہ وہ ہر مصیبت میں ان کے کام آتا تھا۔ لیکن آج تک پولیس راجہ ریاض پر ہاتھ نہ ڈال سکی تھی، کیونکہ وہ کبھی خود سامنے نہیں آتا تھا۔ حکام جانتے تھے کہ اس کا تعلق بین الاقوامی اسمگلروں کے گروہ سے ہے۔ اسمگلنگ کا سارا کاروبار اس کی زیر نگرانی ہوتا تھا، لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ آج تک کبھی اس کی کوئی لالچ یا جہاز اس الزام میں نہیں پکڑا جا سکا تھا اور جب بھی کسی اسمگلر کو گرفتار کیا گیا اس نے راجہ ریاض سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔ انسپکٹر شکیل اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود راجہ ریاض پر ہاتھ نہ ڈال سکا تھا۔ لیکن اس نے یہ راز ضرور معلوم کر لیا تھا کہ شہر کے تمام بڑے تاجر کیوں راجہ ریاض کے حکم کی تعمیل کرتے تھے۔ n' 'کمال عزیز کے کیس نے انسپکٹر شکیل کے اس شبہ کی تصدیق کر دی تھی کہ راجہ ریاض کا اصل بزنس اعلیٰ پیمانے کی بلیک میلنگ تھا۔ اس نے شہر کے تمام مالدار لوگوں کے ایسے رازوں کے ثبوت جمع کر رکھے تھے جن کی بنا پر وہ انہیں بلیک میل کر کے بڑی بڑی رقمیں وصول کیا کرتا تھا اور یہی سبب تھا کہ اس کے پاس کئی شاندار کوٹھیاں اور بے شمار دولت تھی۔ اس نے تمام جرانم پیشہ افراد کو منظم کر رکھا تھا جو اس کے اشارے پر بڑے سے بڑا جرم کرنے میں بھی پس و پیش نہ کرتے تھے اور راجہ ریاض کے متعلق انسپکٹر شکیل کو یہ بھی علم تھا کہ پولیس کے بہت سے افسران اس کے تتخواہ دار تھے، یہی سبب تھا کہ پولیس کے ہر اقدام کا اسے پہلے سے علم ہو جاتا تھا۔ n' 'انسپکٹر شکیل جانتا تھا کہ راجہ ریاض نے کمال عزیز کو بھی بلیک میل کر کے ایک بڑی رقم کا مطالبہ کیا تھا۔ کمال عزیز نے یہ بات اپنے بیٹے اختر کمال پر ظاہر کر دی تھی اور پھر ایک شب راجہ ریاض کے مضافاتی بنگلے پر ایک مسلح گروہ نے حملہ کر کے اس میں آگ لگا دی تھی، بنگلے سے وہ لوگ بہت سے اہم کاغذات اٹھا لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے اور اس کے بعد اچانک راجہ ریاض ملک چھوڑ کر فرار ہو گیا تھا۔ انسپکٹر کو یقین تھا کہ یہ حملہ اختر کمال نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے کیا تھا اور راجہ ریاض کے پاس سے وہ دستاویزات اڑا لینے میں کامیاب ہو گیا تھا جن کی بنیاد پر وہ اس کے باپ اور بہت سے دوسرے مالدار لوگوں کو بلیک میل کیا کرتا تھا۔ راجہ ریاض کو معلوم تھا کہ ان دستاویزی ثبوت کی بنیاد پر اسے لمبی سزا ہو سکتی تھی۔ اس لئے وہ فرار ہو گیا، لیکن کوشش کے باوجود اختر کمال نے یہ تسلیم کیا کہ یہ حملہ اس نے کیا تھا اور نہ وہ ثبوت پولیس کے حوالے کئے جن کے ذریعے راجہ ریاض کے خلاف کارروائی کی جا سکتی تھی۔ یہ راجہ ریاض کی پہلی زبردست شکست تھی۔ اسی لیے اختر کمال سے اس کی دشمنی چلی آ رہی تھی۔ n' 'تمام حقائق جاننے کے باوجود انسپکٹر شکیل مجبور تھا، کیونکہ اختر نے اس سلسلے میں پولیس سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ n' 'انسپکٹر شکیل کو فرزانہ کے والد جمیل شاہ کے متعلق بھی حقائق کا علم تھا۔ اختر سے اس کی محبت، شادی اور اس کے بعد کے تمام واقعات اس کے علم میں تھے، کیونکہ اس نے اختر اور اس کے باپ کی مکمل نگرانی کرانی تھی۔ اسے یقین تھا کہ ایک دن وہ راجہ ریاض پر ہاتھ ڈالنے میں انہی کے ذریعے کامیاب ہوگا۔ n' 'فرزانہ کے باپ کو جب سے جیل سے رہائی ملی تھی، شکیل کے آدمی ہر لمحہ سائے کی طرح اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھ رہے تھے لیکن اب تک انسپکٹر شکیل کو کوئی کارآمد بات معلوم نہ ہو سکی تھی اور پھر جب اسے ماجد اور رضہ کے قتل کی اطلاع ملی تو وہ حیران نہیں ہوا۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اب اسے راجہ ریاض پر ہاتھ ڈالنے کا موقع ضرور ملے گا۔ (جاری ہے)"]